

## 213652- اسباب اپنانے کے کیا ضابطے ہیں؟

سوال

سوال: مجھے کیسے پتا جلے گا کہ میں نے ضرورت کے مطابق اتنے اسباب اپنانے کی ابھی کوشش سے میں نفسیاتی طور پر مطمئن ہو جاؤں اور یہ جان لوں کہ اب مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرنا چاہیے۔ دوسرا لفظوں میں یوں کہیں کہ: اسباب اپنانے کا کیا ضابطہ ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "گھٹنا باندھ کر توکل کرو" تو کیا اسباب میں یہ شامل ہو گا کہ لو ہے کی زنجیر سے باندھوں؟ یا اس میں مبالغہ آرائی ہے؟

پسندیدہ جواب

اسباب اپنانا اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے منافی نہیں ہے؛ بلکہ اسباب اپنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا ہے، لیکن ساتھ میں یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ نفع اور نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہی سبب الاصباب ہے، [یعنی اسباب میں تاثیر پیدا کر کے اہداف مکمل فرمادیتا ہے]

اسی طرح اسباب ایسے ہوں جن کا حقیقی معنوں میں باہمی تعلق ہو، اور اپنانے جانے والے اسباب کی کامیابی مشابہ تی، یا عرف یا شرعی ذریعہ یا کسی اور انداز سے مشہور و معروف ہو۔

اس کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اپنانے جانے والے اسباب شرعی طور پر بھی جائز ہوں؛ چنانچہ اچھے اہداف کیلیے وسائل و اسباب کا شرعاً درست ہونا بھی ازیس ضروری ہے۔

اسباب اپنانے کے بعد انسان کو معتدل رہنا چاہیے، لہذا یہ درست نہیں ہے کہ کلی طور پر اسباب اپنانا ہی چھوڑ دے، اور نہ ہی کلی طور پر اسباب کے ساتھ ہی دل لگائے، چنانچہ ہونا یہ چاہیے کہ اسباب کو اسی طرح صرف ذریعہ ہی سمجھے جیسے دیکھ لوگ اپنی زندگی کے معاملات میں اسباب کو ذریعہ سمجھتے ہیں، ان پر کلی اعتماد نہ کرے، بلکہ اعتماد صرف خالق باری تعالیٰ پر ہی کرے؛ کیونکہ وہی شمندہ اور تمام امور کو چلانے والا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کئے ہیں:

"اسباب پر اعتماد کا مطلب یہ ہے کہ: دل کلی طور پر اسباب پر بھروسہ کر بیٹھیے اور اسی سے امید لگائے، اسی کو سارا سمجھے؛ حالانکہ مخلوقات میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جن پر مکمل طور پر اعتماد کیا جاسکے؛ کیونکہ مخلوق تنہا کچھ بھی نہیں اور مخلوق کے حامی اور خالقین بھی ہوتے ہیں، اس تفصیل کے بعد: اگر مسبب الاصباب ذات ان اسباب کو موثر نہ بنائے تو یہ اسباب غیر موثر ہی رہتے ہیں" انتہی  
"مجموع الفتاویٰ" (8/169)

اور جاں تک اسباب اپنانے کے ضابطوں کا معاملہ ہے تو وہ ہر معاملے کے اعتبار سے الگ ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے معمولی بیماری کیلیے احتیاط ایسے نہیں ہوتی جیسے غیر معمولی بیماری کیلیے ہوتی ہے، اسی طرح قیمتی چیز کی حفاظت ایسے نہیں ہوتی جیسے معمولی قیمت کی چیز کی ہوتی ہے، تو یہی معاملہ اسباب اپنانے کا بھی ہے۔

اسی طرح تلاشِ معاش کیلیے اسباب اپنانے کا ضابطہ بیماریوں سے بچاؤ سے مختلف ہو گا، اسی طرح کھانے پینے کیلیے اسباب اپنانے کا ضابطہ حصول اولاد کے ضابطوں اور اسباب سے مختلف ہو گا، اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت کیلیے اسباب بھی مختلف ہوں گے، چنانچہ ہر معاملے کیلیے اسباب مختلف اور ان کے ضابطے بھی الگ الگ ہوں گے۔

اسی طرح اسباب نہ اپناتے ہوئے سستی اور کاملی میں پڑے ہوئے شخص کے درمیان اور اسbab اپنانے کیلیے خوب تگ و دوکرنے والے میں بھی فرق ہوتا ہے، ہر ایک اپنے اپنے معاملات اور حالات کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں لوگوں کو اپنے بارے میں زیادہ جانکاری ہوتی ہے وہ اپنی عادات اور طور اطوار سے بھی اسbab اپنانے کی کیفیت جان لیتے ہیں۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (11749) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

والله اعلم۔